السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پاکستان سے روانگی کے وقت تقریباً ہر شخص نیا جوتا ڈال کر روانہ ہوتا ہے لیکن بیت اللہ سے نکلتے وقت وہ جوتا نہیں ہوتا بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دوسرے جوتے پڑے ہوتے ہیں کیا دوسرا جوتا، استعمال کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس جوتے میں آدمی واپس پاکستان آسکتا ہے؟ اگرچہ جوتا حرم شریف میں لے جایا جا سکتا ہے مگر اس طریقہ سے طواف اور نماز میں تکلیف ہوتی ہے۔ نیز ہر نماز کے بعد نئے چپل خریدنا بھی محال ہے اور سڑکوں پر ننگے پاؤں (گھومنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ (شیخ محمد فاروق۔ پشاور) (۲۵ فروری ۲۰۰۰ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایامِ حج میں چپل بکثرت ضائع ہو جاتے ہیں اور حفاظت کے باوجود سنبھالنا مشکل ہوتا ہے تو بامرِ مجبوری آدمی وقتی طور پر فالتو جوتوں میں سے استعمال کرلے لیکن واپسی پر وہیں چھوڑ آئے، کیونکہ حرم میں حاجی یا کسی دوسرے شخص کی گری ہوئی چیز اٹھانے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو لقطۂ حرم (حرم کی گری ہوئی اشیائ) اٹھانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ واپسی پر نیا جوتا خرید لینا چاہیے۔ چاہے سستا ہی ہو، ضروری نہیں کہ قیمتی جوتا خریدا جائے۔ یا پھر ننگے پاؤں چلنا بھی شرعاً جائز ہے۔ اپنی جیب دیکھ کر کوئی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:360

محدث فتویٰ